



جنتی بندے اپنا دل بغض و حسد سے پاک رکھتے ہیں اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں

الخطبة الأولى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ، الْعَفْوُ الْقَدِيرِ، دَعَانَا إِلَى الْعَفْوِ فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ، وَوَعَدَنَا عَلَيْهِ الْأَجْرَ الْعَظِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، أَكْثَرَ النَّاسِ عَفْوًا، وَأَعْظَمُهُمْ حِلْمًا وَصَفْحًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَوْصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ،

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». ابھی تمہارے سامنے

ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا، چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں ایک انصاری صحابی مجلس میں تشریف لائے۔ اگلے دن آپ ﷺ نے پھر یہی بات ارشاد فرمائی تو پھر وہی صاحب تشریف لائے۔ تیسرے دن بھی یہی معاملہ ہوا۔ جب مجلس برخاست ہو گئی اور آپ ﷺ مجلس سے چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ان صاحب کے پیچھے چل پڑے، اور ان

جنتی بندے اپنا دل بغض و حسد سے پاک رکھتے ہیں اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

سے درخواست کی کہ مجھے اپنے یہاں تین رات قیام کی اجازت دیدیں: انہوں نے بخوشی اجازت دیدی جب تینوں راتیں گزر گئیں تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے ان صاحب سے کہا: ”اے اللہ کے نیک بندے! میں نے نبی کریم ﷺ کو تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی آنے والا ہے۔ اور تینوں بار آپ ہی آئے۔ اس پر میں نے سوچا کہ میں آپ کے یہاں رات گزاروں تاکہ میں دیکھ سکوں کہ آپ کا خاص عمل کیا ہے؟ پھر اس عمل کی پیروی کروں۔ لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا کام اور کوئی خاص عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو اب آپ ہی بتادیں کہ آپ کا وہ کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس اعلیٰ درجے کو پہنچ گئے جس کی رسول اللہ نے آپ کو بشارت دی ہے؟ تو اس جنتی صحابی یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ: میرے اعمال تو وہی ہیں جو آپ نے دیکھے، البتہ ایک بات ضرور ہے کہ ”میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ اور کینہ نہیں رکھتا بلکہ میرا دل ہر مسلمان کی طرف سے بالکل صاف اور بے غبار ہے۔ اور اگر اللہ نے کسی بندے کو کوئی خاص نعمت عطا فرما رکھی ہو تو میں اس نعمت پر اس شخص سے قطعاً حسد نہیں کرتا“ (۱) غور فرمائیے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ عظیم بشارت اس لئے ملی کہ انہوں نے کسی سے بغض و حسد نہیں کیا اور اپنے دل میں کسی کی عداوت کو نہیں رکھا بلکہ سب کو معاف

(۱) احمد : ۱۳۰۳۴

کر دیا اور درگزر کا معاملہ کیا اور وسیع القلبی سے کام لیا ایسا بندہ سکون و چین کی نیند سوتا ہے جبکہ اس کا دل مطمئن اور اس کا نفس پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ خوش و خرم رہتا ہے

بغض و کینہ اور حسد سے اپنے دلوں کو صاف رکھنے والو! بلاشبہ بغض

و حسد سے دلوں کو پاک رکھنا اور عفو و درگزر سے کام لینا ایک پاکیزہ خصلت ہے یہ خصلت آدمی کے دل کو سکون عطا کرتی ہے اور اس کو غم و تکلیف سے نجات دیتی ہے یہ وہ پاکیزہ انسانی خصلت اور خالص اخلاقی خوشبو ہے جس کو تمام سابقہ آسمانی شریعت و رسالت نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ^(۱) اور ہمارے دین حنیف نے خاص طور پر جس کی تاکید کی ہے بلاشبہ دین اسلام اخلاق و اقدار کا دین ہے اسلام نے اخلاق کی درستگی پر بہت توجہ دی ہے اور اس کے سنوارنے کا بے انتہا اہتمام کیا ہے یقیناً بغض و حسد سے دل کی صفائی کی بہت بڑی شان ہے اور معافی اور درگزر کا بہت عظیم مقام ہے اسی اعلیٰ صفت کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی کو جنت کی بشارت دیدی جبکہ وہ ابھی باحیات تھے اور دنیا میں لوگوں کے درمیان چل پھر رہے تھے کیونکہ انہوں نے اپنے رب کی اطاعت اور اپنے خالق کا قرب حاصل کرنے کے جذبے سے اپنے باطن کو پاکیزہ بنا لیا تھا اور عفو و درگزر کی خصلت کو اختیار کر لیا تھا بلاشبہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے اور بندوں کو اس کا تاکید حکم فرماتا ہے چنانچہ خدائے عوجل نے اپنے نبی محمد عربی ﷺ سے

(۱) متفق علیہ.

فرمایا: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) ^(۱)۔ اے محبوب!

آپ درگزر کا رویہ اپنائیے اور (لوگوں کو) بھلائی کا حکم دیتے رہیے اور جاہلوں کی طرف دھیان نہ دیجیے نبی رحمۃ اللّٰعلمین ﷺ نے اعلیٰ اخلاق کو انتہائی افضل بہت ہی عمدہ اور بالکل کامل اور مکمل طریقے پر اختیار فرمایا پس معافی اور وسیع القلبی آپ کی صفت آپ کی خصلت آپ کی فطرت اور آپ کی سنت تھی اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بھی معافی اور درگزر کی ترغیب دی ایک بار آنحضرت ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: «يَا عَقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاعْفُ

عَمَّنْ ظَلَمَكَ» ^(۲)۔ اے عقبہ بن عامر، جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو

اور جو تم کو محروم کرے تم اس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! اللہ جلّ جلالہ نے معافی اور درگزر کا حکم دیتے

ہوئے ارشاد فرمایا: (فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) ^(۳)۔ سو

آپ ان کو معاف کر دیجیے اور ان سے درگزر کیجیے بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں

سے محبت کرتا ہے، پس اللہ تعالیٰ معاف کرنے والوں اور احسان کرنے والوں کو ان کے

قلوب کی پاکیزگی ان کے اندرون کی سلامتی اور ان کے ظاہر و باطن کی صفائی کی برکت سے

(۱) الأعراف : ۱۶۹

(۲) أحمد : ۱۷۴۵۲

(۳) آل عمران : ۱۳

محبوب رکھتا ہے اور ان کے عفو و درگزر اور ان کے احسان کے باعث ان کو اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور جس طرح وہ دوسروں کو مُعاف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی مُعاف فرما دیتا ہے ^(۱) خدائے عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے: **(إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفَوْهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا)** ^(۲). اگر تم کوئی نیک کام ظاہر طور پر کرو یا اسکو پوشیدہ طور پر کرو یا کسی برائی کو مُعاف کر دو تو اللہ تعالیٰ بڑا مُعاف فرمانے والا پوری قدرت والا ہے: یعنی اگر تم نے اوروں کو مُعاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو بھی مُعاف کر دے گا ^(۳). اور تم کو اس پر اجر عظیم عطا فرمائے گا ایک دوسری آیت میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: **(فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ)** ^(۴). جو شخص مُعاف کرے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہے، کتنی قابل رشک ہے ان لوگوں کی کامیابی جنہوں نے لوگوں کو مُعاف کر دیا اور درگزر سے کام لیا اور اپنے دل میں کچھ بھی کینہ نہیں رکھا اور کیا ہی خوب ہے ان لوگوں کی سعادت مندی جنہوں نے مُعافی دیدی اور مُسَامَحَت سے کام لیا پس اپنے دل میں بالکل بھی بغض نہیں رکھا

(۱) تفسیر القرطبی: (۲۰۸/۴).

(۲) النساء: ۱۴۹.

(۳) تفسیر القرطبی: (۶/۴).

(۴) الشوری: ۴۰.

عَفْوُودرگذر کو پسند کرنے والو! یقیناً معافی کا میدان اور درگذر کا دائرہ زندگی

کے تمام شعبوں کو شامل ہے پس کیا ہی خوب ہو کہ ہم اپنی اجتماعی اور گھریلو زندگی کے تمام معاملات اور افعال میں معافی کی خصلت اپنائیں پس میاں بیوی میں سے ہر ایک ان غلطیوں اور لغزشوں کو معاف کر دے جو دوسرے سے واقع اور سرزد ہوں اور ایک دوسرے کی طرف سے اپنا دل پاک و صاف رکھے تاکہ معافی ان کے گھر کے آسمان پر رحمت و مودت اور سکون و محبت کے بادلوں کے ساتھ سایہ فگن رہے اور دونوں کو اپنی اولاد کی سعادت مندی اپنی فیملی کی پائیداری اور اپنی ازدواجی زندگی کی کامیابی حاصل ہو باری تعالیٰ نے شوہروں اور بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا (وَأَنْ تَعْفُوا

أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ^(۱)۔ اور تم لوگوں کا معاف کر دینا تقویٰ

سے زیادہ قریب ہے اور آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت اختیار کرو سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں تقویٰ سے زیادہ قریب وہ ہے جو زیادہ معاف کر دینے والا ہے^(۲) عَفْوُودرگذر کی ایک بہترین صورت وہ ہے جو بھائیوں اور عزیز واقارب کے درمیان پیش آتی ہے کتنی ہی بار ایسا ہوا ہے کہ دو بھائیوں کے بیچ دشمنی اور عداوت بہت طویل ہو گئی دونوں میں سے ہر ایک یہی سمجھ رہا تھا دوسرا غلطی پر ہے اور وہ

(۱) البقرة : ۲۳۷۔

(۲) تفسیر ابن کثیر : (۱/۶۴۴)۔

خود حق پر ہے پھر اچانک ان میں سے ایک نے مُعافی کی طرف سبقت کی اور اس کا بھائی بھی اس کے ساتھ محبت اور معافی سے پیش آیا اور بھائی کی محبت میں نیز صلہ رحمی کے جذبے سے وہ اپنے حق سے دستبردار ہو گیا اس طرح دونوں کی محبت پختہ ہو گئی ایسی جذباتی کیفیت اس وقت پیش آتی ہے جب معافی اور وسیع القلبی دلوں سے عداوت کو ختم کر دیتی ہے پس دلوں سے خالص محبت اور سچی الفت کے چشمے پھوٹتے ہیں بہر حال عفو و درگزر کی صورتوں کا دائرہ بہت وسیع ہے جو خویش و اقارب پڑوسیوں دوستوں کام کے رفیقوں اور درسی ساتھیوں کو شامل ہے حتیٰ کہ زندگی کے ہر شعبے کے تمام افراد کو اور تعلقات کی ہر سطح کو شامل ہے یا اللہ یا کریم! ہم کو عفو و درگزر کرنے والے بندوں میں شامل فرمادے اور ہمارے دلوں میں مومنین کے تئیں کینہ نہ ہونے دے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالمے *

فَاللّٰهُمَّ وَفُقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) (۱).

أَقُوْلُ قَوْلِيْ هَذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلِكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نُحَمِّدُهُ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ الَّتِي لَا تُحْصَى عَدَدًا، وَلَا تُنْقَضِي أَبَدًا، لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! اللہ جلّ جلالہ نے احسان و کرم

والے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا: (وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (۱)۔ اور جو غصہ کو ضبط کرنیوالے ہیں اور لوگوں سے درگزر

کرنیوالے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے، یعنی جب غیظ و غضب ان کے

اندر جوش مارتا ہے تو وہ اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتے بلکہ اس کو چھپا لیتے ہیں اور ضبط

کرجاتے ہیں اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی ہے اس کو مُعاف کر دیتے ہیں (۲) اس

طرح وہ خدائے عَزَّوَجَلَّ کی محبت اور اس کی رضامندی حاصل کر لیتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ

ان کی قدر و منزلت بڑھا دیتا ہے (۳) اور ان کی عزت و احترام میں اضافہ کر دیتا ہے رسول

(۱) آل عمران : ۱۳۴ .

(۲) تفسیر ابن کثیر : (۱۱۹/۲) و (۱۲۲/۲) .

(۳) تفسیر ابن کثیر : (۱۱۹/۲) و (۱۲۲/۲) .

رحمت ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا»^(۱)۔ عفو و درگزر کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت ہی میں اضافہ کرتا ہے لہذا ہم سب کو چاہیے کہ ہم معافی تلافی کو اپنی زندگی کی خاص پہچان بنالیں اور ہم میں سے کوئی بھی اپنی رات نہ گزارے مگر اس حالت میں کہ وہ اوروں کو معاف کرچکا ہو اور اپنے ساتھ برائی کرنے والے ہر شخص سے درگزر کرچکا ہو اور اپنے باطن اور اپنے دل کو پاک و صاف کرچکا ہو تاکہ اس کا عمل بھی ان جلیل القدر صحابی کی طرح ہو جائے جن کو نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی پھر اس خوبی اور نیکی کو اپنے بچوں اور بچیوں کے اخلاق و کردار میں بھی پختہ کرنا چاہئے کیونکہ اللہ کے نزدیک اس کا بہت بڑا اجر ہے اور اس کا ثواب نعمتوں والی جنت ہے، آخر میں دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَلْعَلَمِيْنَ ہمارے دلوں کو بغض و کینہ اور حسد جلن سے پاک کر دے اور ہم کو اپنی رحمت و عنایت سے نواز دے * هَذَا وَصَلُّوا وَسَلَّمُوا عَلَىٰ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَأَرْضِ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ وَفَّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنِ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْأَمَارَاتِ. اللَّهُمَّ اِرْحَمْ

الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ،
وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمَّ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعْمَكَ،
وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، واجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنْ
الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ ارحم شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ،
وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انصُرْ قُوَاتِ التَّحَالُفِ
الْعَرَبِيِّ، وَاَنْشُرِ الْإِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمَ أَجْمَعِينَ.
اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْعَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغْنِنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا
شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ
الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَرْدِّكُمْ.
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.